رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

REGD. E. P. NO 861

ایڈیٹر:۔ صلاح الدین ملک ایم اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:۔ محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے ممالک غیر ۷½ روپے فی پرچہ ۲/۔

تواریخ اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۴ || ۲۱ ہجرت ۱۳۳۴ ہش ۔ مطابق ۲۱ مئی ۱۹۵۵ء || نمبر ۱۹

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی رپورٹ

اور

سفرِ دمشق کے حالات

(مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کا مکتوب بنام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دمشق ۵۵-۵-۱ دس بجے رات (لوکل ٹائم)

میرے پیارے ابا جان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہم لوگ ۳۰ اپریل رات دو بجے جہاز پر سوار ہوئے تھے۔ اور تھوڑی دیر میں ہی جہاز کراچی کے تیمر کاٹتے ہوئے وسیع شہر کے اوپر اڑ رہا تھا۔ سوار ہونے سے قبل ہوائی جہاز کا جو ڈر تھا۔ وہ تھوڑی دیر بعد ہی دور ہو گیا۔ جہاز میں ہم اس طرح بیٹھے تھے۔ کہ سب سے پچھلی دو سیٹوں پر جو غسل خانہ کے ساتھ تھیں حضرت صاحب اور چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب تھے۔ ان سے تین سیٹیں چھوڑ کر سامنے کی طرف دو سیٹوں پر سیدہ ام المتین اور عزیزہ امۃ المتین تھیں۔ درمیان کے پیسو میں بیچ کے کاریڈار کے مقابل عزیزہ امۃ الجمیل اور سیدہ مہر آپا تھیں۔ عزیزہ امۃ الجمیل کے پیچھے میری سیٹ تھی۔

حضرت صاحب کے دل پر شروع میں ہوائی جہاز کی وجہ سے کافی گھبراہٹ تھی مگر وہ جلد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہو گئی۔ اور حضور چوہدری صاحب سے باتیں کرتے رہے اور دعائیں بھی کرتے رہے۔ میں اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھا اور دعائیں کر رہا تھا کہ آنکھ لگ گئی اس وقت آنکھ کھلی جبکہ چوہدری صاحب نے مجھے جگا کر پوچھا کہ حضور کا لحاف کہاں ہے کیونکہ حضور کو سردی لگ رہی ہے۔ میں نے بتایا کہ لحاف تو سامان کے ساتھ ہولڈ میں ہے۔ دو بڑے کوٹ اور دھسا ساتھ ہے جو حضور کی سیٹ کے اوپر ہے۔ اس کے بعد پھر میری آنکھ لگ گئی۔ اور سوا چار بجے کے قریب سیدہ ام متین نے مجھے اٹھایا کہ حضرت صاحب کی طبیعت سردی کی وجہ سے خراب ہے۔ تم ان کے پاس جاؤ۔ چنانچہ میں اٹھ کر گیا۔ تو دیکھا کہ حضور بہت بے چین تھے۔ اگرچہ جہاز کے کمبل وغیرہ موجود تھے اور مکرم چوہدری صاحب نے وہ حضور کے اوپر ڈالے بھی ہوئے تھے۔ مگر بوجھ کی وجہ سے حضور ان کو اتار دیتے تھے۔ میرے جانے پر مجھے ناراض ہوئے کہ لحاف ساتھ کیوں نہیں رکھا سامان میں کیوں دے دیا ہے۔ حضور کو کوٹ وغیرہ بھی پہنایا۔ مگر حضور بہت بے چین رہے اور میں وہیں کھڑا رہا۔ آخر تھوڑی دیر بعد بڑا جبہ پہنایا اور دھسہ پاؤں پر ڈالا۔ تو حضور کو نیند آگئی۔ میں پھر وہیں حضور کے پاس ہی کھڑا رہا۔ جب تک کہ حضور کو اچھی گہری نیند آگئی۔ اس کے بعد میں اپنی سیٹ پر آگیا۔ مگر حضور کی بے چینی کے مدنظر مجھے نیند نہیں آئی۔ میں حضور کی طرف ہی دیکھتا رہا۔ الحمد للہ کہ اس وقت حضور اچھی طرح سوئے رہے حتیٰ کہ نماز کا وقت ہو گیا۔

جب روشنی خاصی ہو گئی تو چوہدری صاحب نے حضور کو نماز کے لئے اٹھایا نماز کے بعد حضور بیٹھ گئے۔ اس وقت حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی تھی اور جہاز کی گھبراہٹ بھی دور ہو چکی تھی۔ لہٰذا حضور کھڑکی کی طرف والی سیٹ پر بیٹھ کر نیچے کی طرف نظارہ دیکھتے رہے۔ حتیٰ کہ ناشتہ آگیا۔ حضور نے ناشتہ کیا اور تھوڑی دیر کے بعد ہمارا جہاز عرب کے صحرا سے نکل کر شام کے سرسبز علاقہ کے اوپر پرواز کر رہا تھا۔ اور حضور اس نظارہ سے مسرور ہو رہے تھے۔ اور پہلے وقت کی گھبراہٹ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل

(باقی صفحہ ۳)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت زیورچ پہنچ گئے

زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۹ مئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے نام حسب ذیل تار ارسال فرمایا:۔

"ہم خدا کے فضل سے اہل و عیال کے ساتھ بخیریت زیورچ پہنچ گئے ہیں۔ جنیوا سے آگے تمام انتظامات شیخ ناصر احمد (مبلغ سلسلہ) نے کئے تھے۔ جو کہ بہت عمدہ تھے۔ شروع میں مکان میں تازہ روغن ہونے کی وجہ سے کچھ تکلیف ہوئی۔ لیکن چند گھنٹے کے بعد یہ تکلیف رفع ہو گئی۔ بیروت میں بھی تمام انتظامات اچھے تھے۔ دمشق کے دوست ہمیں رخصت کرنے کے لئے بیروت آئے ہوئے تھے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب روم تک ہمارے ساتھ آئے۔ اور پھر وہاں سے ہیگ (ہالینڈ) روانہ ہو گئے۔ ان کا ساتھ خدا کے فضل سے ایک نعمت ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ تمام ان دوستوں پر فضل فرمائے جنہوں نے اس سفر کے تعلق میں مدد کی۔ اب عنقریب یہاں ڈاکٹروں سے مشورہ کیا جائے گا۔ احباب خاص دعائیں جاری رکھیں۔ کیونکہ یہ میرے علاج کی کوششوں کا آخری مرحلہ ہے (خلیفۃ المسیح)

۱۰ مئی۔ ۱۰ بج کر ۴۷ منٹ شب (مستجانب مکرم مقام پرائیویٹ سکرٹری) "آج ڈاکٹر پروفیسر روزنیر (Dr. Rossier) نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا معائنہ کیا۔ اور تجویز کیا کہ مزید لیبارٹری ٹسٹ کروائے جائیں۔ یہ معائنہ جات ۱۸ مئی تک مکمل ہو جائیں گے۔ حضور ایدہ اور دیگر افراد خاندان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

۱۱ مئی (دس بجے شب) آج حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی سر کی ہڈی کا ایکسرے لیا گیا ابھی مزید ٹسٹ بھی ہوں گے۔ جن میں سے آخری ۱۸ مئی کو ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت نسبتاً بہتر ہے۔

۱۲ مئی (بوقت ساڑھے نو بجے شب) آج حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہومیوپیتھک ڈاکٹر گیزل سے مشورہ کیا۔ حضور کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ آج قدرتی مناظر دیکھنے باہر تشریف لے گئے۔

۱۳ مئی۔ سوئٹزرلینڈ کے ڈاکٹر حضور کا معائنہ کر رہے ہیں۔ حضور نے مشہور ہومیوپیتھک ڈاکٹر سے بھی مشورہ کیا ہے۔ جس کی دواؤں سے بفضلہ تعالیٰ بہت فائدہ ہوا۔ اگرچہ بیماری پوری طرح دور نہیں ہوئی ہے۔ لیکن افاقہ کے بہت سے آثار محسوس ہو رہے ہیں۔

زیورچ ۱۸ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے نام حسب ذیل تار قادیان کے پتہ پر ارسال فرمایا:۔

"پروفیسر روشیر نے دل کی حرکات ناپنے والے بجلی کے آلہ سے معائنہ کیا۔ مورخہ ۵۵-۵-۲۰ کو وہی آخری ہدایات دیں گے۔ جماعت خصوصی دعاؤں میں لگی رہے۔ (خلیفۃ المسیح)

احباب جماعت اپنے مقدس آقا کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

نو سال تک تبلیغِ اسلام کرنے کے بعد مبلغ امریکہ کی مراجعت

ربوہ ۱۲ مئی۔ مبلغ امریکہ مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب امریکہ میں نو سال تک تبلیغ حق کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد آج شام بذریعہ جناب ایکسپریس ربوہ تشریف لائے اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے معزز مجاہد بھائی کا استقبال کیا۔

مکرم چوہدری صاحب جولائی ۱۹۴۶ء میں قادیان سے امریکہ کے لئے روانہ ہوئے تھے اب نو سال کی مسلسل خدمتِ اسلام بجا لانے کے بعد چند ماہ کی رخصت پر پاکستان تشریف لائے ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی حضرت چوہدری محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ آف کھاریاں کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کے دوسرے بھائی بھی خدمتِ سلسلہ میں مختلف اداروں میں کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی واپسی آپکے لئے اور آپکے خاندان کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

ولادتیں: قادیان مورخہ ۵۵-۵-۹ کو عمر الدین صاحب درویش کے ہاں لڑکا اور محمد عزیز صاحب گجراتی درویش کے ہاں ۵۵-۵-۱۸ کو لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نومولودین کو لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین کا موجب بنائے۔

مالک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

معارف القرآن

احکام شریعت کا فلسفہ

فَلَمَّآ اَنۡجٰىهُمۡ اِذَا هُمۡ يَبۡغُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ...... الی قولہ تعالی تعملون (یونس ۲۴)

ترجمہ۔ پھر جب وہ انہیں نجات دیکر خشکی پر پہنچاتا ہے تو جھٹ وہ زمین میں ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو تمہارا صرف ورلی زندگی کو چاہنا تمہارے نفسوں پر وبال بن کر پڑے گا۔ پھر ہماری طرف تمہاری واپسی ہو گی تب جو کچھ تم کرتے رہے ہوگے ہم اس سے تمہیں آگاہ کریں گے۔

تشریح۔ فرماتا ہے کہ مصیبت کے وقت تم تو رجوع کا وعدہ کرتے ہو لیکن جب ہم مصائب کو ٹلا دیتے ہیں۔ تم پھر فساد اور ظلم کی راہ اختیار کر لیتے ہو مگر اس قدر نہیں سمجھتے کہ وہ فساد اور ظلم خود تمہارے ہی خلاف پڑتا ہے۔ کیونکہ شریعت کے احکام کوئی چٹی نہیں کہ ان سے بھاگ کر انسان یہ خیال کرے کہ میں ایک مصیبت سے بچ گیا ہوں بلکہ وہ تو انسان کو ہلاکت سے بچانے کے لئے آتے ہیں۔ پس جو ان سے بھاگتا ہے اور دور بھاگتا ہے اس کا نقصان خود اسے ہی ہوتا ہے۔ اور جس وقت وہ اپنی کامیابی پر فخر کر رہا ہوتا ہے۔ تو مستقبل اس کے انجام پر رو رہا ہے۔ (تفسیر کبیر)

کلام سید الانام صلعم

اچھی باتیں

(۱) حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم کے بیٹے کا اس دنیا میں کوئی حق نہیں سوائے ان باتوں کے:۔ یعنی ایک گھر ہو جس میں رہے اور کپڑا جس سے وہ اپنا تنگ ڈھانکے۔ اور معمولی سادہ سی غذا اور پانی۔ (ترمذی)

(۲) حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ اس وقت سورت الھکم التکاثر تلاوت فرما رہے تھے پھر فرمایا:۔ آدمی کہتا ہے کہ میرا مال میرا مال۔ حالانکہ اے آدمی تیرا مال کوئی بھی نہیں ہاں وہ جو تو نے کھایا اور فنا کر دیا یا پہنا اور بوسیدہ کر دیا یا جو خدا کی راہ میں دیا اور اگلے جہان میں بھیج دیا۔ (مسلم)

(۳) حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ بھیڑیئے جو بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں اتنا نقصان نہیں کریں گے جتنا انسان کے دین کو مال کی حرص اور بڑائی کا خیال نقصان پہنچاتے ہیں (ترمذی)

ملفوظات امام الزمانؑ

رضائے الٰہی کا حصول

"اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ (الوصیت صفحہ ۸)

(مرتبہ محمد حفیظ بقاپوری)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا قیام دمشق

کرم جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ قائمقام پرائیویٹ سیکرٹری نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے قیام دمشق کے متعلق مزید رپورٹیں ارسال کی ہیں۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ آپ کی ارسال کردہ پہلی رپورٹ جو حضور ایدہ اللہ کے ورود دمشق کے تفصیلی حال پر مشتمل تھی۔ سات مئی کے اخبار میں پہلے ہی شائع ہو چکی ہے۔

یکم مئی ۱۹۵۵ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دمشق میں قیام کا آج دوسرا دن ہے۔ کل بندہ نے تقریباً ۱۱½ بجے۔ رپورٹ تحریر کی تھی۔ اس وقت قریباً دس بجے شب کا وقت ہے۔ اس عرصہ کی رپورٹ احباب کی اطلاع کے لئے پیش ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کل ظہر کی نماز کے لئے تشریف لائے۔ باوجود اس کے کہ سفر کی تھکان تھی۔ حضور احباب کے طبعی اشتیاق کے پیش نظر مجلس میں تقریباً دو گھنٹے تشریف فرما رہے اور مختلف امور پر اظہار خیال فرماتے رہے۔ حضور کو اس سے سخت کوفت ہو گئی اور طبیعت میں بے چینی پیدا ہو گئی۔ اس وجہ سے رات نیند بھی مسلسل نہ تھی۔ صبح کے وقت طبیعت نسبتاً بہتر تھی اور حضور دوپہر کے کھانا سے قبل یہاں سے تین چار میل کے فاصلہ پر واقع باغ المنشیہ میں تشریف لے گئے۔ اہل بیت بھی ایک دوسری کار میں ہمراہ تھے۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب۔ سید منیر الحصنی صاحب اور خاکسار کو بھی شرف معیت حاصل ہوا۔ اس باغ میں بہنے والی نہر پر کنارہ کے ساتھ نشست گاہیں بنی ہوئی ہیں۔ حضور کچھ وقت وہاں تشریف فرما رہے واپس تشریف لائے۔ ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور اسکے بعد مخلصین کو مصافحہ کا موقعہ عطا فرمایا۔

تقریباً ساڑھے پانچ بجے ڈاکٹر یوسف الموصلی معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ انہوں نے اس رائے کا اظہار کیا کہ حضور کو مکمل آرام کی ضرورت ہے اور یہی اصل علاج ہے۔

شیخ نور احمد صاحب منیر جو بیروت میں سلسلہ کے مبلغ ہیں کل تشریف لے آئے تھے۔ آج لبنان کی جماعت کے ایک اور دوست بھی آئے تا حضور کی خدمت میں اصرار کے ساتھ یہ درخواست کریں کہ حضور بیروت میں بھی تشریف لا دیں اور جماعت کو زیارت کا موقع دیں۔ حضور نے از راہ نوازش بیروت میں قیام منظور فرمایا ہے۔ اور حضور امید ہے ۸ مئی کو بیروت سے آگے یورپ کی طرف پرواز سے قبل دو تین دن بیروت میں قیام فرماویں گے۔

۲ مئی ۱۹۵۵ء۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے دمشق میں قیام کا آج تیسرا روز ہے۔ گذشتہ شب پہلے حصہ میں حضور کو نیند اچھی آئی۔ بعد میں کچھ وقفوں سے آرام فرماتے رہے۔ مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے بتایا ہے کہ ناشتہ کے وقت تک طبیعت اچھی رہی۔ لیکن ناشتہ کے بعد سر میں قدرے بوجھ محسوس فرمانے لگے اور سارا دن طبیعت زیادہ اچھی نہیں رہی۔ ظہر و عصر کی نماز کے لئے تشریف لائے اور نماز کے بعد بعض شامی و فلسطینی احباب سے تھوڑی دیر عربی زبان میں فلسطین کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے۔ آج باہر تشریف نہیں لے گئے۔ لیکن دنیا کے اس حصہ میں سلسلہ کی ترقی کے بارہ میں بعض سکیموں پر غور فرماتے اور اصحاب الرائے سے مشورہ فرماتے رہے۔ تقریباً ساڑھے پانچ بجے شام حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور کی طبیعت قدرے مضمحل معلوم ہوتی تھی۔ فرمایا۔ سردی کا ہاتھوں پر اچھا اثر نہیں معلوم ہوتا۔ امید ہے کہ انشاء اللہ یورپ میں سردی اس رنگ میں تکلیف نہ دے گی کیونکہ وہاں کمرے مناسب حد تک گرم رکھے جاتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے یہ بھی بتایا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے اس ہاتھ سے جس پر بیماری کا حملہ ہوا تھا۔ اپنا بٹن بند فرمایا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اعصاب کی حالت میں خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت اصلاح ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا آئندہ سفر کا پروگرام یہ طے ہوا ہے۔ کہ حضور ۷ مئی کی صبح کو بیروت تشریف لے جائیں گے۔ اور وہاں سے ۱۱ کی صبح کو روم کے رستہ شام کو ساڑھے آٹھ بجے جنیوا وارد ہوں گے۔ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب روم تک حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہمراہ ہوں گے۔ وہاں سے سیدھے ایمسٹرڈم تشریف لے جائیں گے۔

حضور کا خاندان خدا تعالےٰ کے فضل سے خیریت سے ہے۔

۳ مئی ۱۹۵۵ء آج دمشق میں خاصی سردی تھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز گھر پر ہی رہے۔ باہر تشریف نہیں لے گئے۔ ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اور پھر تھوڑی دیر مجلس میں رونق افروز رہے۔ جماعتی ترقی کی ایک سکیم کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے۔

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی رپورٹ ہے کہ گذشتہ شب کے شروع حصہ میں نیند اچھی آگئی۔ مگر لیکن بعد کے حصہ میں اس طرح مسلسل نیند نہ رہی۔ صبح حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی صرف سردی کی شکایت فرماتے رہے۔ بلڈ پریشر ٹھیک رہا۔

احباب حضور کی شفائے کاملہ و عاجلہ اور عمر دراز کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار مشتاق احمد باجوہ (دمشق)

دمشق سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ذاتی خط

احباب جماعت کے نام دعا اور سلام کا پیغام

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

آج کی ڈاک سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک ذاتی خط دمشق سے موصول ہوا ہے۔ اس خط میں چونکہ حضور نے اپنی موجودہ صحت کے حالات لکھے ہیں۔ اور دمشق کی مخلص جماعت کا بھی ذکر فرمایا ہے اور احباب جماعت اور عزیزوں کے نام سلام اور دعاؤں کا پیغام بھی بھیجا ہے۔ لہذا دوستوں کی تسلی اور دعاؤں کی تحریک کے لئے حضور کا یہ خط الفضل میں اشاعت کے لئے بھجوا رہا ہوں احباب جماعت حضور کی خیریت اور کامل شفایابی اور کامیاب بامراد واپسی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۷ر مئی ۱۹۵۵ء

دمشق ۵۵-۵-۲ ۔ عزیزم مرزا بشیر احمد صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آج دمشق آئے تیسرا دن ہے۔ ہوائی جہاز میں تو اس حادثہ کے سوا کہ اس کے کمبل گلوبند کی طرح چھوٹے عرض کے تھے اور کسی طرح بدن کو نہیں ڈھانک سکتے تھے خیریت رہی۔ سردی کے مارے میں ساری رات جاگا اور پھر وہم ہونے لگا کہ شاید مجھے دوبارہ حملہ ہوا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان ساری رات مجھے کمبلوں سے ڈھانکتے رہے۔ مگر یہ ان کے بس کی بات نہ تھی۔ آخر جب میں بہت نڈھال ہو گیا تو میں نے چوہدری صاحب کی طرف دیکھا جو ساتھ کی کرسی پر تھے۔ تو ان کا چہرہ مجھے بہت نڈھال نظر آیا اور مجھے یہ وہم ہو گیا کہ چوہدری صاحب بھی بیمار ہو گئے ہیں۔ اب یہ دو وہم مل گئے۔ ایک یہ کہ مجھ پر دوبارہ فالج کا حملہ ہو گیا اور ایک یہ کہ چوہدری صاحب بھی بیمار ہو گئے۔ اس سے تکلیف بہت بڑھ گئی۔ آخر میں نے منور احمد سے کہہ کر نیند کی دوائی منگوائی۔ چوہدری صاحب نے قہوہ منگوا کر دیا۔ وہ گرم گرم پیا ایک ایسپرین کی پڑیا کھائی۔ تو پھر جا کر نیند آئی۔ اور ایسی گہری نیند آئی کہ جب چوہدری صاحب صبح کی نماز پڑھ چکے تو میں جاگا۔ چوہدری صاحب نے عذر کیا کہ آپ کی بیماری اور بے چینی کی وجہ سے میں نے آپ کو نماز کے لئے نہیں جگایا۔ بہرحال قضائے حاجت کے بعد کرسی پہ نماز ادا کی بعد پھر ناشتہ کیا۔ اتنے میں روشنی ہو چکی تھی۔ دور دور سے عرب اور شام کی زمینیں نظر آ رہی تھیں۔ بہرحال بقیہ سفر نہایت عمدگی سے کٹا اور ہم سات بجے دمشق پہنچ گئے۔ ایروڈروم پر دمشق کی جماعت کے احباب تشریف لائے ہوئے تھے جو سب بہت اخلاص سے ملے۔ برادرم منیر الحصنی بھی جماعت کے ساتھ تشریف لائے ہوئے تھے ایروڈروم کے ہال میں جا کر بیٹھ گئے جہاں پاکستان کے منسٹر بھی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ملنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ مستورات کے لئے برادرم سید بدر الدین حصنی جو منیر الحصنی صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں کی مستورات تشریف لائی ہوئی تھیں۔ وہ مستورات کو گھر لے گئیں پیچھے پیچھے ہم بھی پہنچ گئے۔ محبت اور اخلاص کی وجہ سے بدر الدین صاحب حصنی نے سارا گھر ہمارے لئے خالی کر دیا ہے۔ اس وقت بھی ہم اس میں ہیں جس محبت سے یہ سارا خاندان ہماری خدمت کر رہا ہے۔ اس کی مثال پاکستان میں مشکل سے ملتی ہے۔ برادرم سید بدر الدین حصنی شام کے بہت بڑے تاجر ہیں۔ لیکن خدمت میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں کہ اپنے اخلاص کی وجہ سے وہ خادم زیادہ نظر آتے ہیں رئیس کم نظر آتے ہیں۔ یہاں چونکہ سردی بہت ہے اور یورپ کی طرح Central heating نہیں ہے۔ مجھے سردی کی وجہ سے تکلیف زیادہ ہو گئی ہے۔ یہاں کے قابل ڈاکٹر کو بلایا گیا جس کے معائنہ کو دیکھ کر معلوم ہوا کہ وہ واقعی قابل ہے۔ فرانس کا پڑھا ہوا ہے بعض امور جو تجربہ سے بیماری کو بڑھانے والے معلوم ہوئے تھے۔ ان کو اس نے بڑی جلدی اخذ کر لیا منور احمد نے بتایا کہ جب ہم ڈاکٹر کو فیس دینے لگے تو سید منیر الحصنی صاحب نے بڑے زور سے روکا یہ ہمارا خاندانی ڈاکٹر ہے۔ ہم اس کو سالانہ فیس ادا کرتے ہیں اس کو فیس نہ دیں اس سے معلوم ہوا کہ یہاں بھی بڑے خاندان یورپ کی طرح ڈاکٹروں کو ماہانہ یا سالانہ فیس ادا کرتے ہیں۔ اور ہر دفعہ آنے پر الگ فیس نہیں دی جاتی۔ اب یہ پروگرام ہے کہ انشاء اللہ سات تاریخ کو ہم بیروت جائیں گے اور آٹھ کو اٹلی روانہ ہوں گے۔ چوہدری صاحب انشاء اللہ ساتھ ہی ہوں گے۔ ان کی ہمراہی بہت تسلی اور آرام کا موجب رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ دلوں میں ایسی محبت کا پیدا کرنا محض اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے انسان کی طاقت نہیں۔ اسلئے ہم اللہ تعالیٰ کے ہی شاکر ہیں کہ اس نے ہمارے لئے وہ کچھ پیدا کر دیا جو دوسرے انسانوں کو باوجود ہزاروں گنے طاقت رکھنے کے حاصل نہیں۔ ایک دن یہاں بھی شدید دورہ ہوا تھا۔ مگر خدا کے فضل سے کم ہو گیا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ ایسے ملک میں پہنچ کر جہاں Central heating ہوتا ہے بیماری کے ایک حصہ کو کافی فائدہ ... جو حملہ یہاں آکر ہوا وہ زیادہ تر دماغی تھا۔ یعنی جسم پر حملہ ہونے کی بجائے دماغ پر لگتا تھا بڑی سخت گھبراہٹ تھی۔ اس وقت یہ دل چاہتا تھا کہ اڑ کر اپنے وطن چلا جاؤں۔ مگر مجبوری اور معذوری تھی۔ ادھر علاج کا مقام بہت قریب آگیا ... عقل کہتی تھی۔ اب سفر کی غرض کو پورا کرو۔ شاید اللہ تعالیٰ کلی صحت ہی عطا فرما دے۔ اور جسم ... کام کے قابل ہو جائے۔ انشاء اللہ اب ہم آٹھ یا نو کو ... یا خدا ... ذریعہ سوئٹزرلینڈ سے اپنے حالات لکھیں گے۔ احباب دعاؤں میں مشغول رہیں کیونکہ علاج کا مرحلہ تو اب قریب آ رہا ہے۔ اس سے پہلے تو سفری سفر تھا۔ سب احباب جماعت احمدیہ اور عزیزوں اور رشتہ داروں کو السلام علیکم۔

مرزا محمود احمد

(الفضل ۵۵-۵-۱۱)

حضور ایدہ اللہ کی صحت کی رپورٹ (بقیہ)

... ہو چکی تھی۔ اتنے میں جہاز والوں نے اعلان کیا تھوڑی دیر میں دمشق آ رہا۔ لہذا سواریاں اپنی کمر کی پیٹیاں باندھ لیں۔ چنانچہ چند منٹ بعد ہی ہمارا جہاز دمشق کے ایئرپورٹ پر دوڑ رہا تھا۔ اور پھر گیٹ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ ہم لوگ پہلے اترے۔ اکثر احباب جماعت موجود تھے۔ چوہدری مشتاق احمد باجوہ بھی تھے۔ جو دو روز قبل دمشق پہنچے تھے۔ احباب جماعت نے حضور سے مصافحہ کیا اور حضور ویٹنگ روم میں تشریف لے گئے۔ ہمارا سامان اور پاسپورٹ چیکنگ کے لئے چلا گیا۔ میں مستورات کو لے کر باہر کار تک چھوڑ آیا۔ جہاں سے وہ جائے رہائش پر چلی گئیں۔ پھر میں حضور کے پاس آ گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد حضور کار میں سوار ہو کر باقی احباب کے ہمراہ جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔ یہ مکان الحاج سید بدر الدین الحصنی کا ہے۔ شہر میں ہے۔ مگر صاف ستھرا اور اچھے سامان سے آراستہ ہے۔ دمشق ایئرپورٹ پر پاکستان کے سفیر مسٹر ہل شاہ بخاری بھی چوہدری صاحب کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

مکان پر آکر حضور نے چائے پی اور پھر تھوڑی دیر کے لئے آرام فرمایا۔ پھر کھانے کے لئے اٹھے۔ اور کھانے کے بعد باہر ڈرائنگ روم میں نماز ظہر و عصر احباب جماعت کے ساتھ ادا کی۔ نماز کے بعد بیٹھے میں نے تھوڑی دیر بعد عرض کیا کہ آرام فرمائیں تو فرمایا ٹھہرو۔ اور پھر مولوی نور احمد صاحب منیر مبلغ بیروت نے حضور سے باتیں شروع کر دیں۔ اور عربی کے ام الالسنہ ہونے پر ایسے طویل رنگ میں حضور سے باتیں شروع کیں۔ کہ حضور کی طبیعت پر بہت بار لگتا تھا۔ میں نے باجوہ صاحب کو بہت اشارے کئے کہ ان کو بند کرائیں کیونکہ باجوہ صاحب ان کے بالکل پیچھے بیٹھے تھے۔ مگر باجوہ صاحب میرے اشارے نہ سمجھ سکے۔ اور منیر صاحب باتوں کو طول دیتے گئے۔ حتیٰ کہ چار بج گئے۔ اور حضرت صاحب آخر اُٹھ کر اندر تشریف لے گئے۔ اندر آکر نیند کی دوا کھا کر سو گئے۔ آٹھ بجے تک سوئے رہے کھانے کے لئے جب اٹھایا تو فرمانے لگے میری طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ وہی گھبراہٹ اور بے چینی تھی جو بڑھتی گئی بار بار نبض دکھاتے تھے۔ اور بلڈ پریشر بھی۔ ساڑھے دس بجے کے قریب پھر آنکھ لگ گئی۔ رات ایک دو دفعہ گھبراہٹ میں آنکھ کھلی۔ رات طبیعت کی گھبراہٹ کی وجہ سے مجھے کہنے لگے کہ چوہدری صاحب کو بلاؤ۔ شائد یہیں سے واپس جانا پڑے۔ صبح سویرے میں نے چوہدری صاحب کو فون کیا (بعد آپ نے رات بھی فون کیا تھا مگر چوہدری صاحب مل نہ سکے تھے) چنانچہ وہ ساڑھے آٹھ بجے آ گئے صبح بھی حضور کو بہت گھبراہٹ تھی۔ مجھ پر ناراضگی میں فرمایا کہ تم نے شیخ نور احمد منیر کو کیوں منع نہیں کیا۔ انہوں نے بات کو ناواجب طول دے کر میری طبیعت خراب کر دی ہے۔ چوہدری صاحب کے آنے پر میں نے ان کو پہلے ہی سب کیفیت بتا دی تھی۔ چنانچہ چوہدری صاحب حضور سے مل کر باتیں کرتے رہے۔ اور آہستہ آہستہ حضور کی طبیعت سنبھل گئی۔

اس کے بعد پھر اُٹھ کر ٹہلتے رہے پھر خود ہی فرمایا۔ کار منگواؤ عورتیں سیر کر آئیں۔ میں نے عرض کیا۔ حضور بھی سیر کے لئے تشریف لے چلیں جس کو پسند کیا۔ پونے بارہ بجے ہم لوگ دو کاروں میں بیروت والی سڑک پر سیر کے لئے چلے گئے۔ ایک کار میں مستورات تھیں۔ دوسری میں حضرت صاحب چوہدری صاحب خاکسار اور باجوہ صاحب تھے۔ اس سڑک کے ساتھ ساتھ نہر بہتی ہے۔ اور خوب گھنے درخت ہیں۔ دونوں طرف پہاڑ ہیں۔ سات آٹھ میل جا کر ایک گاؤں دمر نامی آتا ہے۔ اس کے قریب ایک ہوٹل نہر کے کنارے ہے وہاں اتر کر بیٹھے رہے۔ چائے پی اور پھر واپس مکان آ گئے اب طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت بہتر ہو گئی تھی۔ کھانا ساڑھے تین بجے کھایا۔ اس کے بعد نماز ظہر و عصر پڑھائی۔ پھر کمرے میں آکر لیٹ گئے۔ اور پون گھنٹہ آرام فرمایا۔ اس وقت ایک مقامی ڈاکٹر کو بلایا تھا۔ انہوں نے دیکھ کر یہی کہا کہ بیماری تو اب قریباً جا چکی ہے۔ مگر آرام کی بہت ضرورت ہے۔ چوہدری صاحب اس وقت آ گئے تھے۔

ڈاکٹر کے جانے کے تھوڑی دیر بعد حضور مکرم چوہدری صاحب کے ساتھ ایک معزز دمشقی کی دعوت طعام کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔ مستورات بھی ساتھ تھیں ...

شذرات

اخلاقی اقدار

(۱) تحقیقات کے بعد ریاستی امتناع شراب کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ کہ دہلی میں مکمل شراب بندی کی گئی تو ناکام رہے گی۔

(۲) ایک معاصر نے صبا متھرادی کی ایک نظم لکھی ہے جو کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت کی آئینہ دار ہے۔ جس میں یوں بتایا گیا ہے گویا روزہ خوروں کی کانفرنس ہوئی جس میں افتتاحی تقریر میں بتایا گیا کہ نئی روشنی اور جمہوریت کا زمانہ ہے۔ خدا کے لئے روزے کون رکھے بلکہ دنیا کے مزے لوٹیں چنانچہ اس سے اتفاق کرتے ہوئے قاری۔ قائد وزیر۔ ڈاکٹر۔ تاجر۔ معلم۔ کلرک اور وکیل اپنے مشاغل کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم روزہ نہیں رکھ سکتے۔ اور پھر متفقہ تجویز پاس ہوتی ہے کہ صرف مغموم و مہجور۔ غریب و مزدور ایرے غیرے نتھو خیرے چھوٹے موٹے قسمت کے کھوٹے یہ جاہل نادان اپنی مصیبت چھپانے کو نیز پرانی طرز کے لوگ غرضیکہ صرف یہ لوگ روزہ رکھا کریں۔

(۳) وزیر اعظم پاکستان نے دوسری شادی کی۔ اپوا کی مغرب زدہ خواتین سنے جو نئی روشنی کی تیتلیاں ہیں۔ جن کو مغربیت کی تازہ تازہ ہوا لگی ہے۔ مغربیت کے دیو کی تباہ کاریوں سے آنکھیں موندتی ہوئی اندھا دھند تقلید پر کمربستہ ہیں۔ قرآن مجید میں چار تک شادیاں جائز۔ آنحضرت صلعم نے عمل کیا۔ خلفاء کرام نے اسے مشعل راہ بنایا۔ صحابہ کرام حسب ضرورت اس پر عمل کرتے رہے۔ کیا یہ مغرب زدہ لوگ پسند کرتے ہیں کہ مغرب کی طرح عملاً ایک سے زیادہ شادیاں نہ کی جائیں۔ لیکن مرد و عورت کے طور و طریق پر کسی قسم کی پابندی نہ ہو۔ یا نعوذ کرنا بھی ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ آہستہ آہستہ کنواری ماؤں تک نوبت پہنچ جائے گی۔ سب مغرب میں اور روس میں اور بالخصوص سویڈن میں کسی طرح برا نہیں سمجھا جاتا۔

اب ایک طرف دنیا کے بگڑے ہوئے ایسے حالات کو دیکھو اور دوسری طرف اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے دعوے پر غور کرو کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ اسلام کا محافظ خدا آسمان سے دنیا کی رہنمائی کے سامان کرے۔ درحقیقت دنیا کی آنکھیں اس ذوالعجائب کے کاموں سے بند ہیں ورنہ اُس کی طرف سے روحانی اصلاح کے سامان برسوں پہلے ہو چکے ہیں۔ عین اُس وقت جبکہ یہ لے ... وہ دنیا اس بیٹھے ہوئے سامنے پر میں کو گمراہ ہوا۔ اُس نے اپنے وعدوں کے مطابق امام مہدی کو اصلاح خلق کے لئے مبعوث کیا وہ سچ مچ آسمان پر گئے ایمان کو زمین پر لائے۔ مگر افسوس ہے کہ بہت کم ہیں جو اس بہت پر واقعات عالم کو پرکھتے ہیں۔ دنیا پر ... اور بدکاریوں کا طوفان برپا ہے۔ مگر ...نی آنکھ اُس سے بچاؤ کے سامانوں سے غافل ہے۔ کاش سوچنے اور غور کرنے والے غور کرتے دنیا کے حالات سے جن کی جھلک ... اوپر دکھائی گئی ہے اور جن کا نقشہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں بسط و شرح سے بیان کیا گیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یہی وہ زمانہ ہے کہ جس ایمان سے لوگوں کے تہیدست ہونے کے باعث حضرت امام مہدی نے تشریف لانا تھا مبارک وہ جو آپ کو قبول کر کے تن من دھن سے اشاعتِ اسلام کے لئے مصروف ہو جائیں۔

زیر مسجد خرابات

برہام پور جلسہ میں بھارت کے پردھان منتری پنڈت نہرو نے تقریر میں مختلف زبانوں کے بولنے والوں کو مل جل کر رہنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ ہر زبان ہندوستان میں ترقی کرے۔ کسی زبان کو دوسری زبان کی قسمت پر ترقی کی اجازت نہیں دینی چاہئے تمام زبانوں کے ساتھ مساوی بنیاد پر سلوک کیا جائے اور ان کی ترقی کے لئے مناسب آسانیاں دی جائیں۔ تمام ریاستیں جہاں ایک سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں وہ کوئی ایسا قدم نہ اُٹھائیں جس سے کسی زبان کی ترقی میں روکاوٹ پڑے۔

نیز آپ نے قدیم تاریخ سے سبق لینے کی نصیحت کرتے ہوئے بتایا کہ ہندوستان کے زوال کا سبب اندرونی اختلافات اور انتشار پسند رجحانات تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر لوگ زبان کی بنیاد پر تقسیم ہو گئے تو مشکل سے حاصل کی ہوئی آزادی خطرہ میں پڑ جائے گی۔

ہمیں امید ہے کہ وہ لوگ جو "زیر مسجد خرابات" کی شکل اختیار کر کے بھارت کے دارالحکومت میں بھی اردو کا گلا گھونٹنا چاہتے ہیں انہیں اس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ اردو نواز طبقہ کا واویلا بے جا نہیں۔ بلکہ اس میں ملک و قوم کا بھلا ہے۔

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اب تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے اسلئے آپ اپنے علاقہ کے جن سکھوں اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں ان کے پتے روانہ فرمائیے ہم انکو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔"

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اخبار احمدیہ

قادیان ۲ مئی۔ سردار رام سنگھ صاحب بطور انچارج چوکی پولیس اور مہر چند صاحب ملہن بطور سب پوسٹماسٹر قادیان تبدیل ہو کر آئے ہیں ہم دونوں کو خوش آمدید کہتے ہیں

۸ مئی۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب قادیان تشریف لائے تا قرآن کریم کے آخری حصہ کا درس دیں۔

۱۰ مئی۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی فاضل ۲۶ دیں پارہ کا درس دیکر واپس تشریف لے گئے۔

۱۴ مئی۔ حسب ذیل آٹھ احباب مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ میں معتکف ہوئے ہیں۔ مسجد مبارک میں (۱) مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل (۲) قریشی یونس احمد صاحب اسلم (۳) مکرم حاجی محمد دین صاحب تہالوی (۴) مکرم محمد احمد صاحب نسیم (۵) مکرم چوہدری جان محمد صاحب (۶) مکرم محمد ملاوی صاحب (۷) مکرم صدیق امیر علی صاحب منگلوری (۸) اور شیخ محمد ابراہیم صاحب مسجد اقصیٰ میں معتکف ہیں۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب کے مسجد مبارک میں اعتکاف کیوجہ سے درس القرآن بھی مسجد مبارک میں شروع ہوا۔ آپ نے ۹ کو ۲۷ دیں پارہ سے درس القرآن شروع کیا اور ۱۴ تک ستائیس پارے تک درس دے چکے ہیں۔ بٹالہ ۵ مئی تحصیل بٹالہ سے آج ضلع کانگرس کے نمائندگان کا انتخاب ہوا قادیان کی دو نمائندگان میں سے ایک مکرم ملک صلاح الدین صاحب منتخب ہوئے۔

زائرین

مندرجہ ذیل احباب قادیان تشریف لائے۔

(۱) ۱۴ اپریل۔ ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) سے مرزا ایوب بیگ صاحب (۲) ۱۵ اپریل۔ ربوہ سے مختار احمد صاحب ہاشمی چیف انسپکٹر بیت المال ربوہ (برادر ممتاز احمد صاحب ہاشمی) (۳) ۱۶ اپریل۔ جڑانوالہ سے بھاگ صاحب۔ منٹگمری سے حمید احمد صاحب (پسر بھائی شیر محمد صاحب تاجر) ربوہ سے چوہدری کرامت اللہ خان صاحب (برادر نسبتی چوہدری محمد احمد خان صاحب) اور ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) سے مرزا سلطان بیگ صاحب (۴) ۱۸ اپریل۔ ربوہ سے چوہدری فیض احمد صاحب (والد چوہدری سعید احمد صاحب محاسب) (۵) ۱۹ اپریل۔ ڈسکہ سے میاں اللہ بخش صاحب رواند مولوی بشیر احمد صاحب خادم) (۶) ۲۱ اپریل۔ ربوہ سے ناصر احمد صاحب (پسر میاں سراج الدین صاحب موذن)

مندرجہ ذیل احباب واپس تشریف لے گئے۔

(۱) ۱۴ اپریل۔ مشیت خاتون صاحبہ و مبشر احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ (۲) ۱۶ اپریل۔ ایم امیر الدین صاحب مع اہل و عیال۔ مرزا ایوب بیگ صاحب۔ ولی محمد صاحب و حمید احمد صاحب (۳) ۱۹ اپریل۔ کرامت اللہ خان صاحب و مرزا سلطان بیگ صاحب۔

اسلامی تمدن بقیہ صفحہ ۵

ہیں اور اس طرح منافع میں وہ بھی حصہ دار ہوں۔ ورنہ روپیہ نہ ملنے کی وجہ سے اپنی تجارتوں کو محدود کریں۔ دونوں صورتوں میں مال چند لوگوں کے پاس جمع نہ ہو۔

سود غریب کے لئے ایک دمہ کی بیماری ہے جس سے وہ کبھی بھی چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتا۔

ہو سکتا ہے کہ کوئی یہ سوال کرے کہ سود بند ہو جانے سے تجارتیں تباہ ہو جائیں گی۔ لیکن یہ غلط خیال ہے۔ چونکہ اب تجارتوں کا دارومدار ہی سود پر ہو گیا ہے۔ اس لئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سود بند ہونے سے تجارتیں تباہ ہو جائیں ورنہ آج سے چند صدیاں پہلے مسلمانوں نے تجارتیں کیں اور تقریباً ہر ملک کے ساتھ کیں اور بغیر سود کے تجارتیں کی ہیں۔

وہ غریبوں سے روپیہ بطور شراکت کے لیتے تھے۔ اور اپنے تجارتی منافع میں انکو بھی شریک کرتے تھے۔ پس سود کی وجہ سے تجارتیں نہیں چل رہیں۔ بلکہ ان کی بنیاد چونکہ سود پر رکھی گئی ہے اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ سود کے مٹانے سے تجارتیں تباہ ہو جائیں گی۔ سود تو وہ جونک ہے جو انسانی خون چوس رہی ہے۔ اور اس کے دو زبردست نقصان ہمارے سامنے ہیں۔ اوّل اس کے ذریعہ دولت محدود ہاتھوں میں جمع ہو رہی ہے اور غریب مارا جا رہا ہے۔ دوئم اس کی وجہ سے جنگیں آسان ہو گئی ہیں۔ اگر حکومتوں کو سود پر روپیہ نہ ملے۔ تو وہ دیر تک جنگ جاری نہیں رکھ سکتیں۔ کیونکہ روپیہ ختم ہونے پر جنگ کا جاری رکھنا ناممکن ہے۔

پھر تیسرے نقص کو اس طرح دور کیا کہ اسلام نے اس امر سے منع کر دیا کہ کسی مال پر بہت زیادہ منافع نہ لیا جائے۔ اسی طرح اس سے منع کیا کہ کوئی مال اسلئے روک رکھا جائے کہ جب بہت مہنگا ہو گا۔ تو فروخت کیا جائیگا۔ عربی زبان میں اس کو احتکار کہتے ہیں۔ اور احتکار کو رسول اللہؐ نے بالکل ناجائز قرار دیا۔

مندرجہ بالا قوانین کے ذریعہ اسلام نے امیر و غریب کے سوال کو ختم اور غریب کو اونچا کر کے اور امیر کو نیچا کر کے دونوں کو ایک لیول پر لانے کی کوشش کی ہے۔ (باقی)

تصحیح مورخہ ۱۴ مئی کے بدر میں دواخانہ رحیمیہ کی بعض ادویہ کی قیمتوں کی اشاعت میں غلطی ہوئی ہے۔ مفرح مرواریدی ۱۶ روپے فی شیشی ۳۰ تولہ ہے۔ حافظا اکسیر اٹھرا اڑتالیس کورس کی قیمت ۳۰ روپے بجائے سادہ مجموعہ کے ہے۔ (ادارہ)

درخواست دعا (۱) عاجز کے لڑکے عزیز میاں نذیر الدین سلمہ اللہ نے بی۔ اے میں کامیابی پر بہت احباب نے مبارکباد کے خطوط ارسال کئے ہیں۔ چونکہ عاجز فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہے اس لئے بذریعہ اخبار ہذا جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ عرض کرتے ہوئے جملہ احمدی احباب و بزرگان سلسلہ و درویشان سے ملتمس ہے کہ دعا فرماویں مولیٰ کریم میاں موصوف کو صالح خادم دین عمر دراز کرے اور میری آنکھوں کی ...

اسلامی تمدن

تقریر مکرم جناب مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۵۴ء

(۴)

تاریخ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ دنیا میں مسلمانوں کے پھیل جانے کی وجہ تشدد کی تلوار نہ تھی بلکہ اس کی زبردست وجہ یہ تھی۔ کہ انہیں عدل و انصاف کو قائم کرنے اور امن کی فضاء کو برقرار رکھنے کی سچی دھن تھی۔ اور ساتھ ہی ساتھ مسلمان یہ اچھی طرح سمجھتے تھے کہ اللہ تعالےٰ صرف مسلمانوں کا ہی رب نہیں بلکہ وہ رب العالمین ہے۔ تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس نے مسلمانوں کو امتی امت بنایا اور ان پر مختلف قوموں کے درمیان میل جول اور خیر خواہی پیدا کرنے کی ساری ذمہ داری ڈالی ہے۔ اسلئے وہ جنگ کے حالات میں بھی ان الٰہی قوانین کو سامنے رکھتے تھے اور ان پر عمل کرتے جو انہیں پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بتائے تھے۔

مساوات اور اخوت انسانی

جنگ کے ہنگامی حالات میں امن کو برقرار رکھنے کے لئے جو قوانین مسلمانوں کو رسول خدا نے بتائے وہ مختصر طور پر میں نے آپ کے سامنے رکھے ہیں۔ اب میں بتاتا ہوں کہ عام حالات میں بھی مسلمانوں کو ایسی تعلیم دی گئی۔ تو اسلامی کلچر اور تمدن کو چار چاند لگانے والی تھی۔ بلکہ میں یہ کہوں گا کہ وہ اسلامی تمدن کی روح تھی وہ کیا؛ مساوات اور اخوت انسانی رواداری اور آزادی کی روح۔

چونکہ اسلام ایک خدا کا تصور دنیا میں پیش کرتا ہے۔ اس لئے مساوات اور اخوت انسانی کا تصور اسلام کی وحدانیت سے مطابقت رکھتا ہے۔ ایک خدا کی مخلوق ہونے کی وجہ سے ضروری ہے۔ کہ تمام بنی نوع انسان کو ایک دوسرے کا بھائی سمجھا جاوے۔ اس خیال سے کہ آپ کی وفات کے بعد اس عظیم الشان اصل کے متعلق کوئی شک و شبہ پیدا نہ ہو جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں جو حجۃ الوداع کے موقعہ پر دیا فرمایا۔

" اے لوگو سنو تم سب ایک دوسرے کے بھائی ہو۔ تم میں سے ہر ایک کی جان مال۔ عزت۔ اس دن۔ اس مہینہ اور اس شہر کی طرح معزز ہے۔ سنو کہ عربی کو عجمی پر یا عجمی کو عربی پر فضیلت نہیں سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا کیا گیا تھا اور تمہاری عورتیں ہاں تمہاری عورتیں دیکھو ان کے معاملہ میں اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کرنا جس طرح تمہارے حقوق ان پر ہیں ان کے حقوق تم پر ہیں۔ اور تمہارے غلام۔ تمہارے غلام دیکھو ان سے انصاف کا برتاؤ کرنا ان کو وہ کھلانا جو تم کھاتے ہو۔" (بحوالہ سیرت النبی)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ان دلکش اور اثر کرنے والے الفاظ کا آج تک احترام کیا جاتا ہے۔ سنگین مصنوعی امتیازات کو ہرگز دبا دیا گیا۔ اور اسلام کے ارتقاء کی کسی منزل میں بھی رنگ کی بنا پر کوئی قانونی یا معاشرتی امتیاز نہیں پایا جاتا۔

اس سے بڑھ کر مساوات کی کیا مثال ہوگی کہ حضرت عمرؓ جب بیت المقدس میں داخل ہوئے تو آپ کا غلام اونٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور آپ خود اونٹ کی نکیل ہاتھ میں لئے بحیثیت ساربان کے چل رہے تھے۔ کیونکہ اس وقت غلام کے اونٹ پر سوار ہونے کی باری تھی۔

جیش قرآں ہندہ و مولیٰ یکے است
بوریا و مسند و دیبا یکے است (اقبال)

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں غسان کا بادشاہ جو مسلمان ہو چکا تھا حضرت عمرؓ سے ملنے آیا۔ ایک عرب نے نادانستہ طور پر اسے دھکا دے دیا۔ بادشاہ نے خفا ہو کر اسے تھپڑ مارا۔ عرب نے اس کی نالش دربار خلافت میں کی۔ حضرت عمرؓ نے فیصلہ فرمایا کہ وہ عربی غسان بادشاہ کو اسی طرح ایک تھپڑ لگائے جس طرح بادشاہ نے اسے لگایا تھا۔ اس پر بادشاہ نے کہا۔ اے امیرالمومنین یہ ہو سکتا ہے کہ ایک عام شخص بادشاہ کو ہاتھ لگائے۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا اسلام کا یہی قانون ہے۔ اسلام میں درجہ کی اور ذات کی کوئی فوقیت نہیں ہمارے پیغمبر کی نظر میں شاہ و گدا سب برابر ہیں۔ اور یہ مساوات قائم رہے گی (تمدن عرب)

ڈاکٹر پکتھال مرحوم نے لکھا ہے کہ
" اسلام میں رنگ کا تعصب بالکل ناپید ہے۔ سیاہ سفید یا زرد اور گندمی رنگ کے لوگ بازاروں۔ مسجدوں اور محلات میں مکمل مساوات اور دوستانہ طور پر میل جول رکھتے ہیں اسلام میں بعض زبردست فرمانروا اولیاء اور علماء کے رنگ کوئلے کی طرح سیاہ تھے۔ مثلاً جاش برسن کا ایک عالم بادشاہ اور اگر کوئی یہ خیال کرے کہ اس عظیم الشان برادری میں۔ کوئی بھی سفید رنگ کا نہ تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ سنہرے بالوں والے circassians اور اناطولیہ کے پہاڑی باشندوں سے بڑھ کر سفید رنگ کسی کا نہیں اور یہ وہ لوگ تھے جنہیں بہت ابتداء سے اسلامی برادری میں شامل ہونے کا موقع مل گیا تھا۔"

گاندھی جی کی رائے

میں چاہتا ہوں کہ اس موقع پر اسلامی مساوات کے متعلق ہندوستان کی آزادی کے نیتا مہاتما گاندھی جی کی رائے ایک اقتباس کی شکل میں پیش کردوں مہاتما گاندھی کی افریقہ سے بہت گہری واقفیت تھی۔ اور یہ وہ علاقہ ہے جہاں رنگ کا سوال ہمیشہ بہت نازک رہا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

" کہا جاتا ہے کہ یورپ کے لوگ جنوبی افریقہ میں اسلام کی آمد سے خائف ہیں ...... وہ اسلام جس نے اسپین کو مہذب بنایا۔ وہ اسلام جو نور کی شمع مراکش تک لے گیا اور جس نے دنیا کو اخوت کی بشارت دی جنوبی افریقہ کے یورپی باشندے اسی لئے اسلام کی آمد سے خائف ہیں کہ ان کو اس بات کا ڈر ہے کہ اگر یہاں کے ملکی باشندوں نے اسلام قبول کر لیا تو ممکن ہے کہ وہ سفید اقوام سے برابری اور مساوات کا مطالبہ کریں کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ جب کسی زولو نے عیسویت کو قبول کیا تو محض عیسائیت قبول کرنے سے وہ دوسرے عیسائیوں کی برابری حاصل نہ کر سکا۔ بلکہ اس کے برخلاف اگر وہ مسلمان ہو جاتا تو وہ اسی پیالہ سے پیتا اور اسی رکابی میں کھاتا جس سے مسلمان کھاتے یا پیتے تھے اور یہی وہ چیز تھی۔ جس کا انہیں خوف ہے"۔

اسلام نے عزت و امارت کے امتیاز کو دور کیا

اسلام نے نہ صرف کالے اور گورے کے امتیاز کو رفع کیا بلکہ عزت و امارت کے امتیاز کو بھی یکسر مٹا دیا اور کسی امیر کو یہ اجازت نہیں دی کہ وہ اپنی امارت کے گھمنڈ پر کسی غریب کی تحقیر کرے۔ بلکہ ارشاد فرمایا کہ امیر اپنی امارت کے نشے میں آکر تکبر کو اختیار نہ کرے۔ جیسا کہ فرمایا ان اللہ لا یحب من کان مختالاً فخوراً۔ ایسے ہی امیروں کو یہ کہا کہ وہ اپنے مال میں غریب بھائیوں کا حصہ رکھیں۔ اور جو مال اللہ نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ غریبوں کی بہبودی کے لئے خرچ کریں۔ جیسا کہ فرمایا۔ و اٰتوھم من مال اللہ الذی اٰتاکم محتاجوں اور غریبوں کو خدا کے اس مال میں سے کچھ دو جو اللہ نے تم کو دیا ہے۔ پھر فرمایا وفی اموالھم حق للسائل والمحروم اس کے ساتھ ہی اسلام نے یہ بھی حکم دیا کہ امیر لوگ اپنا روپیہ بند کر کے نہ رکھیں۔ دوسری طرف مال خرچ کرنے کی فضول اور لغو صورتوں کو اسلام نے روک دیا۔ تاکہ امراء عیاشی میں مبتلا نہ ہو جائیں مثلاً اپنے نفس پر بے جا خرچ کرنے کو منع فرمایا۔ کھانے اور لباس میں اسراف کو ناپسند کیا۔

حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں گورنروں کو یہ حکم نافذ کیا تھا کہ سادہ زندگی بسر کرو عمدہ کھانے نہ کھاؤ۔ معمولی لباس پہنو۔ جو لباس تمہارے باپ حضرت اسماعیل کا تھا۔ (فاروق)

جائیداد نباتات یا نقد روپیہ جمع کرنے پر اسلام نے ۲½ فی صدی ٹیکس مقرر کر دیا ہے۔ جو اسلام میں زکوٰۃ کے نام سے مشہور ہے۔ زکوٰۃ سے امراء کے مالوں کو پاک کرنا اور غرباء کو ترقی دینا مقصود ہے

دولت کا چند افراد میں محدود نہ ہونا

اسلام نے دولت کو چند ہاتھوں میں محدود کرنے سے روکا ہے۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض ممالک میں دولت جو چند ہاتھوں میں پہنچ گئی ہے۔ اس کی حسب ذیل وجوہات ہیں۔

(۱) جائیداد کا تقسیم نہ ہونا۔ اور صرف بڑے لڑکے کا اس پر قابض رہنا اور باپ کو اختیار ہونا کہ جس قدر روپیہ چاہے اپنی اولاد میں سے کسی کو دے دے۔

(۲) سود کی اجازت جس کی وجہ سے چند افراد کے ہاتھ میں روپیہ جمع ہو جاتا ہے۔

(۳) منافع کی زیادتی۔

اسلام نے ان تینوں نقائص کو رفع کیا پہلے نقص کو دور کرنے کے لئے ورثہ تقسیم کرنے کا حکم دیا اور خاص حالات میں صرف ⅓ حصہ کی وصیت کی اجازت دی۔

سود کا قومی نقصان

دوسرا نقص جس سے غریب پامال ہو رہے ہیں وہ سود ہے۔ سود کے ذریعہ وہ تاجر جو پہلے سے اپنی ساکھ بٹھا چکے ہیں بآسانی بنکوں سے سود پر روپیہ حاصل کر لیتے ہیں۔ اگر سودی روپیہ ان کو نہ ملے۔ تو پھر اور صورتیں یہ لوگ اختیار کر سکتے ہیں۔ یا تو دوسرے لوگوں کو بھی اپنی تجارت میں شریک کریں۔ ان کا روپیہ بھی تجارت (باقی صفحہ پر)

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ (دکن)

از مکرم سیٹھ معین الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ دکن

ہر سال صرف چنتہ کنٹہ میں ہی سالانہ جلسہ منایا جاتا تھا۔ لیکن سال گذشتہ میں چنتہ کنٹہ کے علاوہ بمقام آتما کور بھی جلسہ منعقد کیا گیا جس کے نتائج امید افزا پائے گئے۔ چنانچہ اس سال بھی ۱۲ اور ۱۳ اور ۱۴ اپریل علی الترتیب آتما کور، چنتہ کنٹہ اور کرنول میں جلسے منعقد کرنے کا پروگرام تھا۔ اس غرض سے حسب پروگرام کافی تعداد میں پوسٹر وغیرہ چھپوا کر تقسیم کئے گئے۔ لیکن عین وقت پر آتما کور کے غیر احمدی بھائیوں نے پولیس میں درخواستیں پیش کر کے آتما کور کے جلسے کی منظوری حاصل کرنے میں رکاوٹ پیدا کر دی۔ اس لئے حکومت کی طرف سے اجازت نہ ملنے کے باعث یہاں پر جلسہ منعقد نہ کیا جا سکا۔

بتاریخ ۱۳ اپریل ۵۵ء بمقام چنتہ کنٹہ بوقت ۴ تا ۹ بجے شب باقاعدہ جلسہ منایا گیا۔ مقامی پولیس کے علاوہ ڈپٹی کلکٹر صاحب و سپرنٹنڈنٹ صاحب ... تحصیلدار صاحب تعلقہ آتما کور و سنٹرل ایکسائز انسپکٹر صاحب آتما کور و عمال تحصیل تعلقہ آتما کور نے جلسے میں شرکت فرمائی۔ و نیز مقامی و مضافات کے مسلم و غیر مسلم حاضرین نے جلسے کی رونق بڑھائی۔ مجموعی طور پر جلسہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد چھ صد سے زیادہ تھی۔

جلسہ کی کارروائی مولوی محمد سمیعین ... دیگر کی صدارت میں عمل میں آئی۔ مولوی فضل الدین صاحب مبلغ حیدر آباد دکن۔ مولوی بشیر احمد صاحب ... دہلی اور مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ نے علی الترتیب اپنی بصیرت افروز تقاریر سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔ صدر صاحب کی صدارتی تقریر ختم ہونے تک حاضرین جلسہ نے تمام تقاریر کو کامل سکون سے سنا اور سب سامعین جلسہ کے اختتام تک جلسہ گاہ میں موجود رہے۔ بوقت ۹ بجے شب بخیر و خوبی جلسہ برخواست ہوا۔

بتاریخ ۱۴ اپریل ۵۵ء بمعیت مبلغین ... معہ دیگر افراد جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کرنول داخل ہوئے۔ یہاں کے جلسے کا انتظام مکرم سید محمود علی صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ کرنول کے ذمہ تھا۔ صاحب موصوف پہلے سے ہی انتظام کر چکے تھے۔ جلسہ کی کارروائی خاکسار کی صدارت میں بوقت ۸ بجے شب شروع ہوئی۔ علاوہ احمدی احباب کے کافی تعداد میں غیر احمدی احباب نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ مستورات بھی کافی تعداد میں حاضر تھیں۔ مکرم مولانا محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ نے سیرۃ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ۱½ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ بعد شکریہ و دعا جلسہ برخواست ہوا۔ فالحمد للہ۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے سفر یورپ کے لئے دعائیں اور صدقات

حیدر آباد دکن کے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ براہ اٹلی کے موقعہ پر جماعت حیدر آباد دکن کے قائد مجلس خدام الاحمدیہ و زعیم انصار اللہ کے زیر انتظام ۳۰ اپریل کی درمیانی شب کو خدام و انصار ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے شب احمدیہ جوبلی ہال میں جمع ہوئے۔ اور انفرادی طور پر دعائیں کرتے رہے۔ پھر ۱۲ تا ۱ باجماعت نوافل ادا کئے گئے۔ اور بعد میں ۲۵ منٹ تک اجتماعی دعا ہوئی جس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل صحتیابی، درازیٔ عمر اور سفر یورپ بابرکت ہونے نیز احمدیت اور اسلام کی فتح و نصرت کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اس وقت ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے سحری سے پیشتر غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالے ہماری ان دعاؤں کو بپایۂ قبولیت جگہ دے۔ آمین۔

(الحکیم محمد دین عفی عنہ مبلغ انچارج حیدر آباد دکن)

شورت (کشمیر) کے

احباب جماعت احمدیہ شورت نے جب اخبار بدر میں حضور کے سفر یورپ کی خبر کا مطالعہ کیا تو تمام افراد نے دعا کی کہ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو بخیر و عافیت واپس لاوے۔ اس موقعہ پر چندہ سفر یورپ کی تحریک کی گئی جس پر احباب کرام نے ۱۱/۸ جمع کر کے قادیان ارسال کیا اور باقی افراد سے وصول ہونے پر بقیہ رقم بھی مرکز میں بھجوائی جائے گی۔ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے سفر کو ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

پنکال (اڑیسہ) میں ایک جلسہ

مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۵۵ء بروز اتوار بعد نماز مغرب جناب راجہ صاحب غلاشہ اسٹیٹ اور جناب راجہ صاحب تگریا اسٹیٹ جلسہ میں شرکت کے لئے بذریعہ موٹر کار تشریف لائے۔ جماعت کے سرکردہ احباب نے آپ کا استقبال کیا۔ اور تقریباً رات ۸ بجے زیر صدارت جناب راجہ صاحب غلاشہ جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی محمد مظفر علی صاحب نے انسان کی پیدائش کی غرض پر مختصر سی تقریر کی۔ آپ نے قرآن مجید اور ہندو شاستروں سے اس موضوع پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مولوی سید غلام ہادی صاحب نے خدا تعالےٰ کی پہچان پر ایک مختصر سی تقریر کی اور بتایا کہ قرآن کریم جس شان کے ساتھ خدا تعالےٰ کی پہچان کی دلیل پیش کر رہا ہے اور کوئی مذہبی کتاب اس طور سے معرفت الٰہی کی دلیل پیش نہیں کر سکتی۔

بعدہٗ خاکسار نے مذہب کی ضرورت پر تقریر کی اور بتایا کہ اگر مذہب نہ ہوتا تو آج انسان اپنے مالک حقیقی کو بھی نہیں پہچانتا جس طرح جسمانی علاج کے لئے خدا تعالےٰ نے ڈاکٹروں اور حکیموں وغیرہ کو پیدا کیا ہے۔ اس طرح روحانی علاج کے لئے خدا تعالےٰ نے انبیاء کو لوگوں کی اصلاح اور اپنی پہچان کے لئے بھیجا ہے۔ دنیا میں اگر خدا تعالےٰ کے فرستادہ نہ آتے تو دنیا والے اپنے پیدا کرنے والے کو بھی نہیں پہچانتے۔ ہر ایک قوم میں خدا تعالےٰ نے اپنے ماموروں کو بھیجا۔ مگر جس وقت نسل انسانی جوانی کی عمر کو پہنچا۔ خدا تعالےٰ نے عین ضرورت کے وقت مکہ کی گمنام بستی میں ایک کامل نبی برپا کیا جو اپنے ساتھ کامل شریعت لایا۔ آپ ہی کی آمد سے گذشتہ نبی زندہ ہوئے۔ خاکسار کے بعد مکرمی جناب مولوی سید صمصام علی صاحب نے "خوش قسمت بھارت" کے موضوع پر تقریر شروع کی۔ آپ نے اپنے عالمانہ انداز میں فرمایا کہ بھارت وہ خوش قسمت ملک ہے جہاں کہ خدا تعالےٰ نے عین ضرورت کے وقت دوسرے آدم یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لوگوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا۔ ہندوستان وہ ملک ہے جہاں پر کہ ہر ایک مذہب کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے اپنے کامل نبی حضرت محمد صلعم کی پیشگوئی کے مطابق آپ ہی کے خادم کو اس زمین میں بھیجا تا کہ وہ بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ راست پر لائے۔

آپ کی تقریر کے بعد مقبول خان صاحب نے اڑیہ میں ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ جناب پرہلو بابو صاحب C. B. A. B وکیل تگریا "مذہب کیا ہے" کے عنوان پر تقریر کی جناب بھگوان پنڈا صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ آج ہم لوگ (باقی صفحہ پر)

میئر آف بمبئی شری این سی پوپالا

سے

مبلغ جماعت احمدیہ کی ملاقات اور پیشکش لٹریچر

ماہ اپریل ۵۵ء کے شروع میں شری N. C. Pupala بمبئی کارپوریشن کے نئے میئر Mayor منتخب ہوئے۔ اُن کے تقرر پر جماعت احمدیہ کی طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے ملاقات کی درخواست کی گئی۔ تاکہ ان کو جماعت احمدیہ کے خصوصی عقائد اور سرگرمیوں سے مطلع کرنے کے علاوہ جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے اس درخواست کو قبول کرتے ہوئے مورخہ ۱۱/۵/۵۵ کو ملاقات کا موقعہ عنایت فرمایا۔ وقت مقررہ پر آپ کی خدمت میں کارپوریشن ہال میں حاضر ہوا۔ جماعت احمدیہ کے خصوصی عقائد اور امن پسندانہ تعلیم کے بارہ میں معلومات پیش کئے۔ جنہیں آپ نے نہایت توجہ سے سنا۔ اور فرمایا کہ میں جماعت احمدیہ سے ملاقات سے پہلے بھی کچھ واقفیت رکھتا ہوں۔ اور فرمایا

"It is the most discussed Community in Asia"

بعد ازاں آپ کی خدمت میں مندرجہ ذیل کتب پر مشتمل لٹریچر پیش کیا گیا۔ جس کو خوشی قبول کرتے ہوئے مطالعہ کا وعدہ فرمایا۔

1. Ahmadiyyat True Islam
2. Message of Ahmadiyyat by Sir Zafrulla Khan
3. Ahmadiyya Movement
4. Life & Teachings of Hazrat Ahmad
5. Islam versus Communism
6. Why I believe in Islam

اس ملاقات میں خاکسار کے ہمراہ ہماری جماعت کے دوست S. M. Yusaff صاحب تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس ملاقات کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔

(خاکسار شریف احمد امینی مبلغ انچارج صوبہ بمبئی)

شکریہ اور درخواست دعا

صحابہ کرام کا وجود ہمارے لئے بہت ہی قیمتی ہے۔ اور ان ہی کی بے لوث و بے غرض قربانیوں سے اسلام اور احمدیت کا منور چہرہ آج دنیا پر روشن ہے۔ اور ان سے اسلام کی ترقی وابستہ ہے۔ ان میں سے ایک مبارک وجود حضرت عرفانی صاحب قبلہ بالقابہ کا ہے۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات و مکتوبات کو ایڈٹ کرنے کا بھی شرف حاصل ہے اور جنہوں نے قرآن و دینیہ کا ایک انمول ہار احمدیہ فضل لائبریری دیودرگ کے نام ارسال فرمایا ہے۔ جس کے ہم بے حد مشکور ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اب یہ مبارک گروہ بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اور رمضان کا یہ آخری عشرہ ہے۔ اس لئے درویشان قادیان و فرزندان سلسلہ عالیہ سے درخواست ہے کہ ان مبارک وجودوں کی درازیٔ عمر و صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

محمد ابراہیم و عبدالحلیم سکرٹریان احمدیہ فضل لائبریری دیودرگ۔

ضروری اعلان

برائے جملہ مبلغین جماعتہائے ہندوستان

جو مرکزی مبلغین صوبائی تبلیغ کے انچارج ہیں ان کے ناموں کے ساتھ بعض مبلغین اور دوسرے احباب "رئیس التبلیغ" لکھ دیتے ہیں۔ حالانکہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں پہلے بھی یہ اعلان کرایا جا چکا ہے کہ وہ رئیس التبلیغ نہیں ہیں البتہ وہ "انچارج تبلیغ" ضرور ہیں۔ آئندہ ان کے ناموں کے ساتھ "انچارج تبلیغ" کے الفاظ لکھے جایا کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

جملہ مبلغین ہند

جس طرح اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغ کے ذمہ دار ہیں اسی طرح وہ جماعتوں کے تعلیمی و تربیتی امور کے بھی ذمہ دار ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ وہ تبلیغ کے ساتھ ساتھ افراد جماعت کی تربیت کا بھی پورا خیال رکھیں اور نظارت تعلیم و تربیت سے ہدایات حاصل کرتے رہیں۔ اور نظارت تعلیم کی طرف سے جو فارم بغرض رپورٹ انہیں بھجوائے گئے ہیں انہیں باقاعدہ ماہوار پُر کرکے مرکز میں بھجوایا کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

درخواستہائے دعا

۱۔ اس سال (۱۹۵۵ء) میں میری آپا جان نے بنارس ہندو یونیورسٹی سے بی۔ اے کا اور باجی جان اور باجی بیگم ڈاکٹر جان نے یو۔ پی بورڈ سے ایف اے کا نیز میں اور میرے ایک پھوپھی زاد بھائی نے یو۔ پی بورڈ سے ہائی سکول کا نیز دوسرے اور بھائیوں نے آٹھویں جماعت کا چھٹی جماعت کا امتحان دیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ رمضان شریف کے مبارک دنوں میں ہم سب بھائی بہنوں کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

طالب دعا ظفر الاسلام ابن پروفیسر عبدالسلام صاحب بنارس

۲۔ خدا کے فضل سے کنڈرہ پاڑہ کی جماعت میں مقامی مبلغ صاحب کی کوششوں کے نتیجہ میں لجنہ اماء اللہ کچھ عرصہ سے قائم ہو کر اپنا کام کر رہی ہے۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم تمام لجنہ کی ممبرات کو صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم دوسروں کی ہدایت کے موجب بھی ہوں۔ سیدہ ام الابرار احمدی سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کنڈرا پاڑہ (اڑیسہ)

۳۔ خاکسار کی اہلیہ کچھ عرصہ سے بیمار ہے بزرگان کرام درویشان عظام دردِ دل سے شفایابی کے لئے دعا فرما کر مشکور فرمادیں۔ سید صمصام الدین احمد مبلغ کنڈرا پاڑہ (اڑیسہ)

۴۔ ہمارے گاؤں کے پانچ آدمیوں کو ضلع سرگودھا سے سزائے موت کا حکم ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ تا اللہ تعالیٰ اپیل میں انہیں رہائی دلوائے۔

خیر علی ساکن ادرحال ضلع سرگودھا۔

انکم ٹیکس زکوٰۃ کا قائم مقام نہیں ہے

ادائیگی زکوٰۃ ایک عبادت ہے۔ بعض صاحب نصاب احباب کو جب ادائیگی زکوٰۃ کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ تو اُن کی طرف سے یہ عذر پیش کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ ہم انکم ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا زکوٰۃ کی ادائیگی ہم پر فرض نہیں ہے۔ چنانچہ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے جناب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک تازہ فتویٰ درج کیا جاتا ہے۔

"زکوٰۃ جہاں ایک مالی ٹیکس ہے۔ وہاں وہ ایک عبادت بھی ہے۔ جو ایک مسلمان کے لئے فرض کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اس امر پر اجماع امت ہے کہ کوئی عبادت نیت کے بغیر ادا نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح کسی عبادت کے ادا کرنے کے لئے اسلام نے جو ضروری شرائط مقرر کی ہیں۔ انہیں بھی نظر انداز کرنا جائز نہیں پس ان حالات میں جبکہ زکوٰۃ ایک اسلامی عبادت ہے۔ اور اس کی ادائیگی کے ساتھ نیت زکوٰۃ ضروری ہے۔ اور اسلام نے اس کی مقدار معین کر دی ہے۔ اور اس کے مصرف کو بھی تعین کر دیا ہے۔ تو پھر حکومتی ٹیکس کس طرح اس کی قائمقامی کر سکتے ہیں۔ یہ سوال تو اس وقت پیدا ہو سکتا ہے۔ جبکہ حکومت زکوٰۃ کی حیثیت سے ٹیکس وصول کرے۔ اور ادا کرنے والا بھی اسی نیت سے ادا کرے۔"

امید ہے کہ جملہ ایسے صاحب نصاب احباب جو انکم ٹیکس کو زکوٰۃ کا قائمقام سمجھتے ہیں۔ اس فتویٰ کی روشنی میں اپنے ذمہ واجب زکوٰۃ مرکز میں ارسال کرکے ممنون فرمادیں گے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

---

۳۱ رمئی یاد رکھیں

ارشادات سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمایا: "میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدہ کریں وہ جلد سے جلد اس کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ ۳۰ رجون تک اپنے وعدے ادا کر دیں۔"

"آپ ایک برگزیدہ جماعت میں سے ہیں سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔"

حضور کے یہ ارشادات مخلصین جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے درخواست ہے کہ اپنے وعدے ۳۰ رجون تک ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ایسے مخلصین کی فہرست دعائے خاص کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ ۲ جولائی ۱۹۵۵ء کے پہلے ہفتہ میں حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوا دی جائے گی۔ اور ساتھ ہی اخبار میں شائع کر دی جائیگی۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

بنگال میں جلسہ بقیہ صفحہ نمبر ۶

اس مجلس میں شریک ہو کر بہت سی مفید باتیں سنی ہیں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اوتاروں کی عزت کریں اور ان کے لائے ہوئے پیغام پر عمل کریں۔ بالآخر خاکسار نے شکریہ ادا کیا اور حاضرین کو اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کرنے کی درخواست کی اور عرض کیا کہ آج ہندو مسلمانوں کے درمیان جو منافرت نظر آتی ہے وہ اسی طریق سے دور ہو سکتی ہے۔ چنانچہ راجہ صاحبان کے علاوہ دوسرے معزز ہندو بھائیوں کو مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا گیا۔

اس جلسہ کو کامیاب بنانے اور مہمانوں کی تواضع کے سلسلہ میں مقامی احباب اور اراکین مجلس خدام الاحمدیہ نے بہتر اخلاص کا نمونہ دکھایا۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

(خاکسار سید فضل عمر کلکی خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہندوستان و ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی۔ بھارت اور پاکستان کے وزرائے اعظم پنڈت نہرو اور مسٹر محمد علی کی پانچ روزہ کانفرنس آج ختم ہو گئی۔ اس کے بعد ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا۔ جس میں کشمیر سے متعلق دونوں وزرائے اعظم میں سمجھوتہ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ البتہ اس میں کہا گیا ہے کہ دونوں وزرائے اعظم کشمیر کے متعلق اپنی بات چیت کو جاری رکھنے کے لئے متفق ہو گئے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں کسی بعد کی تاریخ کو ان میں پھر ملاقات ہو گی۔ مشترکہ اعلان حسب ذیل ہے:۔

پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی اور وزیر داخلہ جنرل سکندر مرزا نے بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو۔ وزیر تعلیم مولانا ابو الکلام آزاد اور وزیر داخلہ پنڈت پنت کے ساتھ ۱۴ مئی سے ۱۸ مئی تک کئی بار ملاقاتیں کیں۔ لیکن یہ بات چیت نہایت دوستانہ ماحول میں ہوئی اور مشترکہ مفاد کے کئی معاملے زیر بحث تھے دونوں فریقوں نے ان مسائل کے حل کے لئے دوستانہ مشورہ پر مبنی طریق کار اختیار کیا اور حل طلب مسائل پر سمجھوتہ کے لئے ہر قدم اٹھانے کی خواہش ظاہر کی۔ اس مشترکہ بات چیت کے علاوہ دونوں ملکوں کے وزرائے داخلہ کے درمیان کئی امور پر الگ الگ بات چیت ہوئی۔ اور اس کے نتیجہ کے طور پر ان میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ انسداد سرحدی جھگڑوں کے روک تھام کے سمجھوتہ کے سلسلہ میں ہے۔ مشترکہ اعلان میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ کانفرنس کے دوران میں مسئلہ کشمیر اور اس کے تمام تر پہلوؤں پر غور ہوا اور فیصلہ کیا گیا کہ جب دونوں حکومتیں دہلی کانفرنس میں زیر بحث آئے امور پر پورا پورا غور کر سکیں گی۔ تو دونوں وزرائے اعظم اپنی بات چیت کسی بعد کی تاریخ کو منعقد ہونے والی میٹنگ میں آگے چلائیں گے۔

واشنگٹن۔ ۱۰ر مئی۔ امریکی صدر جنرل آئزن ہاور نے امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلز کے ساتھ کل ملاقات کے وقت یہ امید ظاہر کی۔ کہ شاید امریکہ اور روس میں ایسے تعلقات قائم ہو جائیں جن سے دنیا میں امن برقرار رکھا جا سکے۔ صدر آئزن ہاور نے کہا کہ گذشتہ چند دنوں میں اہم بین الاقوامی واقعات ہوئے ہیں۔ وہ ہو سکتا ہے کہ ان کا دنیا بھر میں اثر ہو۔ ہماری مضبوط پالیسی کے اچھے نتائج برآمد ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ آسٹریا کو آزادی مل گئی ہے۔ آسٹریا کی آزادی کے لئے کئی سالوں سے بات چیت چل رہی تھی۔ اور بالآخر روس کو آسٹریا سے فوجیں نکالنے پر رضامند ہونا پڑا۔ صلحنامہ آسٹریا کا مشرقی یورپ کے ممالک پر لازمی طور پر اثر پڑے گا۔ مسٹر ڈلز نے یہ خیال ظاہر کیا کہ مغربی جرمنی کو مغربی یورپ کے دفاعی نظام میں شمولیت سے مغربی تہذیب کا ایک نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ روس نے بڑی کوششیں کیں کہ پیرس کے معاہدے نہ ہو سکیں۔ صدر آئزن ہاور نے کہا کہ حال میں جو بین الاقوامی واقعات ہوئے ہیں ان سے یہ امید پیدا ہو گئی ہے۔ کہ شاید روس اور امریکہ میں ایسے تعلقات قائم ہو جائیں جن سے بین الاقوامی امن برقرار رکھنے کی امید بڑھ جائے۔

نئی دہلی۔ ۱۸ر مئی۔ انڈونیشی وزیر اعظم ڈاکٹر علی ساسترو امیجوجو اسی ماہ کے آخر میں وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی کی دعوت پر پیکنگ روانہ ہو رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چو اور مسٹر چو این لائی سے نارموسا کے مسئلہ کے حل کے سلسلہ میں بات چیت کریں گے۔

واشنگٹن۔ ۱۸ر مئی۔ بھارت کے وزیر مواصلات شری جگجیون رام نے آج رات آل انڈیا ریڈیو سے آزادی کے بعد ذرائع پیغام رسانی کی ترقی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ بھارت سرکار سرحد ہائے راجدھانی کو ہوائی سروس کے ذریعہ ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ کر دینا چاہتی ہے۔ نیز چھوٹے قصبوں تک ابھی ہوائی سروس چلائی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ مارچ ۱۹۵۶ء کے آخر تک دور دراز پر واقع ریاست میں ڈاک اور تار کی سہولیات دی جائیں گی۔

چنڈی گڑھ۔ ۱۸ر مئی۔ آج ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ اکالی تحریک کے سلسلہ میں دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے الزام میں اب تک صوبہ بھر میں جو گرفتاریاں ہوئی تھیں ان کی تعداد تین سو سے کم ہے۔ اس تحریک کے سلسلہ میں نظربندوں کی تعداد ۴۳ ہے اس تعداد میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔

نئی دہلی۔ ۱۸ر مئی۔ لندن کی انڈیا آفس لائبریری کے مستقبل کے متعلق بھارت اور پاکستان کی حکومتوں کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے اس ضمن میں دونوں ملکوں کے وزراء سے تعلیم میں بات چیت مکمل ہو گئی ہے۔ اس سمجھوتہ کی رو سے یہ لائبریری بعینہ لندن سے بھارت غالباً دہلی میں منتقل کی جائے گی۔ اس امر کا پورا پورا انتظام کیا جائے گا کہ جن کتابوں کی دوسری جلدیں موجود ہیں وہ پاکستان کو دے دی جائیں۔ اس کے علاوہ دوسرے مسودوں کی تصاویر اور دستاویزوں کے عکس پاکستان کو دیئے جائیں گے۔ بھارت (دہلی) میں منتقل کی جانے والی لائبریری میں ریسرچ کرنے کے سلسلہ میں پاکستان کے طلباء کو بھی بھارت سرکار کی طرف سے پوری پوری سہولیات مہیا کی جائیں گی۔

لندن۔ ۱۸ر مئی۔ شریمتی وجے لکشمی پنڈت نے آج ایک بیان میں کہا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو روس میں جو بات چیت کریں گے وہ اعلیٰ سطح پر نہ ہو گی۔ بین الاقوامی مسائل کو سلجھانے کے لئے ہندوستان کی غیر جانبدارانہ پالیسی کو جو کامیابی حاصل ہوئی ہے پنڈت نہرو کا دورۂ روس اسی سلسلہ میں ہے۔

کراچی۔ ۱۸ر مئی۔ معتبر حلقوں نے بیان کیا ہے کہ کابل میں پاکستانی جھنڈے کو گرائے جانے کے واقعہ کے سلسلہ میں پاکستان گورنمنٹ نے اپنے کم سے کم مطالبات کے متعلق سعودی عرب کے پرنس عبدالرحمان کو مطلع کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ پرنس عبدالرحمان پاکستان اور افغانستان میں صلح کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پاکستانی وزارت کی ایک ہنگامی میٹنگ آج صبح منعقد ہوئی جس میں اس مسئلہ پر اس بات چیت کی روشنی میں غور و خوض کیا گیا۔ جو کہ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد اور مرکزی وزراء ڈاکٹر خان صاحب اور چوہدری محمد علی نے پرنس عبدالرحمان سے کی۔ پاکستان کے مرکزی وزراء نے پرنس عبدالرحمان کے ساتھ علیحدہ علیحدہ بات چیت بھی کی۔ پرنس عبدالرحمان آج مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات کریں گے جو کہ آج شام تک کراچی پہنچ جائیں گے۔

نئی دہلی۔ ۱۸ر مئی۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ناردرن ریلوے نے ۱۹ر مئی سے ۱۹ر جون تک نئی دہلی پٹھانکوٹ کے درمیان مزید ایک ریلوے گاڑی چلانے کا فیصلہ کیا ہے یہ گاڑی بھی کشمیر میل ہو گی۔ اور وہ نئی دہلی کے ریلوے سٹیشن سے ۸ بجے رات روانہ ہو کر صبح ۲ بجے ۵۰ منٹ پر پٹھانکوٹ پہنچا کرے گی یہ گاڑی دہلی ریلوے سٹیشن پر کھڑی نہ ہو گی۔ یہ گاڑی واپسی پر پٹھانکوٹ سے ۸ بجے چلے گی اور ۳ بجے بعد دوپہر نئی دہلی پہنچے گی۔ اس گاڑی میں تمام درجوں کے ڈبے ہوں گے۔ یہ گاڑی کشمیر جانے والے سیاحوں کی سہولت کے لئے چلائی گئی ہے۔

نئی دہلی۔ ۱۷ر مئی۔ مرکزی حکومت معموں پر پابندی لگانے کے سلسلے میں جو بل بنا رہی ہے۔ اس کا ایک دلچسپ پہلو انعام کی زیادہ سے زیادہ رقم پر پابندی لگانا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک اخبار یا رسالہ ایک ماہ میں زیادہ سے زیادہ ایک ہزار روپے کی رقم بطور انعام دے سکے گا۔ سال میں انعام کی رقم زیادہ سے زیادہ دس ہزار رکھی گئی ہے اس انعام سے زیادہ انعام تقسیم کرنے کے لئے لائسنس حاصل کرنا پڑے گا۔ لیکن اس کی رقم بھی سال میں ایک کروڑ روپیہ سے زیادہ نہیں ہو گی۔ لائسنس حاصل کرنے کے لئے ایک معقول فیس ادا کرنا ہو گی۔ حکومت نے یہ اقدام اس لئے کیا ہے کہ وہ سمجھتی ہے کہ موجودہ معمہ بازی کی حیثیت ایک جوئے سے کم نہیں ہے۔ لیکن اس کے ساتھ وہ پڑھے لکھے لوگوں کی تفریح کو بھی بند کرنا نہیں چاہتی۔ بل کا مسودہ ریاستی حکومتوں کو ان کی رائے معلوم کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔

نئی دہلی۔ ۱۶ر مئی۔ صدر راجندر پرشاد نے آج صدر آسٹریا کے نام اپنے ایک پیغام میں آسٹریا کی آزادی پر خوشی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے۔ کہ آسٹریا کے معاہدہ پر بڑی طاقتوں کے دستخط اور ایک آزاد خود مختار آسٹریا کے قیام سے یورپ اور پوری دنیا کی بے چینی میں تخفیف ہونے میں مدد ملے گی۔ صدر جمہوریہ ہند نے توقع ظاہر کی ہے کہ آزاد آسٹریا ترقی اور خوشحالی کی طرف قدم اٹھائے گا۔

مسعود احمد
۲۱۔۵۔۵۵